۷۸۶
۷۹۶
۹۲

اسرارِ خضر

●

پیر سیّد خضر حسین چشتی

●

شاہ چراغ اکیڈمی
منڈی بہاؤالدین
کوٹلہ سارنگ شریف

۷۸۶
۷۹۲
۹۲

اسرارِ خضرؒ

●

پیر سیّد خضر حسین چشتی

●

شاہ چراغ اکیڈمی
منڈی بہاؤالدین
کوٹلہ سارنگ شریف

Marfat.com

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب ——— اسرارِ خضر

مصنف ——— پیر سید خضر حسین چشتی

زیرِ اہتمام ——— صاحبزادہ سید قنبر حسین چشتی سید معین حسین چشتی

ناشر ——— شاہ چراغ اکیڈمی منڈی بہاؤالدین

پیش کنندگان ——— ڈاکٹر محمد اعظم شاہد۔ مولانا ثناء اللہ کلیمی

چوہدری اظہر اقبال ساہی خواجہ عمر ارشاد

بتعاون ——— بزمِ خضرِ ملت منڈی بہاؤالدین

اشاعت ——— اوّل ——— قیمت : ——— /-

واحد تقسیم کار ——— زاویہ دربار مارکیٹ لاہور

ملنے کے پتے

دارالعلوم چشتیہ غوثیہ کچہری روڈ منڈی بہاؤالدین • یونائیٹڈ بک ڈپو منڈی بہاؤالدین • زاویہ دربار مارکیٹ لاہور • نیو القمر بک کارپوریشن گنج بخش روڈ لاہور • مکتبہ نوریہ رضویہ گنج بخش روڈ لاہور • آستانہ چشتیہ کوٹلہ سارنگ شریف (نزد لالہ موسیٰ ضلع گجرات)

Marfat.com

اِنتساب

مسندِ ارشاد پر بیٹھے ہوئے حضرت کے نام
چشتیوں کے بادۂ پُر نور کی لذّت کے نام

اہلِ ایمان و یقیں کی حشمت و عظمت کے نام
فقر کے سب مرغزاروں کی حسیں خضرت کے نام

نُدرتِ حُسنِ اَزَل کی تابش و شوکت کے نام
اِنتساب ہر غزل کرتا ہوں اُس صورت کے نام

یار کی گلیوں میں پھرتے ہیں برائے بھیک جو
اُن فقیروں کی نوائے درد کی حُرمت کے نام

کُوچۂ جاناں میں جانے کا سلیقہ ہے جِسے
ایسے عاشق کی نیاز آگین کیفیت کے نام

تا اَبَد ان پر رہے فضلِ خُدائے لَم یَزَل
شہ چراغ و صائم و اقبال کی اُلفت کے نام

ہے مزمّل کی خطابت میں نیا اک ولولہ
اُس خطیبِ سیّداں کے قلب کی وُسعت کے نام

گلشنِ ساداتؔ کا ہر پھول ہے فرحت فزا
مصرع مصرع ہر کلی ہر پھول کی نُزہت کے نام

نام کر دو شعر اپنے نالۂ شب گیر کے
اے خضرؔ ہر اک صدائے حسرت و فُرقت کے نام

خضرؔ

Marfat.com

۸۷ء
۹۷ء
۹۲ء

نامِ کتاب

○

خیال آیا کہ ان صفحات کا کوئی نام ہی رکھ دوں
کہا اک ہمنشیں نے، میں بتاؤں، "دیدہ ور" رکھ دو!
یہ اُس کی بات سُن کر اک فقیہہ محترم بولے
میرا علمِ وسیع کہتا ہے کہ "ذوقِ نظر" رکھ دو
ہُوا کے دوش پر ہو کر سوار اک یوں آواز آئی
قلم کا سَر جھکا کر سینۂ قرطاس پر رکھ دو
کتابِ عشق کا تم نے اگر کوئی نام رکھنا ھے
تو افکارِ خضر رکھ دو یا اسرارِ خضر رکھ دو!

○

Marfat.com

بسمِ اللہِ الرّحمٰنِ الرّحیمِ

تقدیم

○

کتاب "اسرارِ خضر" بندۂ ناچیز کا پانچواں مجموعۂ کلام ہے ــــ اس میں حمد و نعت ــــ مناقب ــــ اور غزلیات بھی ہیں ــــ ہوتا یوں ہے کہ مختلف اوقات میں عزیزوں کی فرمائش پر ــ مختلف اصناف میں ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں صفحۂ قرطاس پر سیاہی لفظوں اور شعروں کی شکل میں بکھرتی رہتی ہے ــــ جب کلام و بیان اتنا جمع ہو جائے کہ کتابی صُورت اختیار کر سکے تو اراکینِ شاہ چراغ منڈی بہاؤالدین اُسے شائع کرنے کا اہتمام فرماتے ہیں۔

شاہ چراغ اکیڈمی کے جواں ہمت اراکین قابلِ تحسین ہیں کہ جو اس گئے گزرے اور پُر فتن دور میں مختلف موضوعات پر کتابیں شائع فرما کر بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کر رہے ہیں ــــ اور میرے لئے آسانیوں کا باعث بن رہے ہیں۔

قارئین! دارالعلوم کے کچھ ہونہار طلباء اور کچھ شعری ذوق رکھنے والے عزیزوں نے تقدیم کے عنوان کے تحت علمِ عروض پر مختصر اور ابتدائی معلوماتی قسم کے فوائد لکھنے کو کہا ــــ تو اُنکے شوق کو پورا کرنے کیلئے چند چیزیں حیطۂ تحریر میں لانا مناسب سمجھتا ہوں ــــ

Marfat.com

علماء اور ماہرینِ علمِ عُروض نے جو کچھ ــــ اس فن کے بارے میں بیان کیا ہے اُس کا ایک نہایت مختصر سا حصہ قارئین کی خدمت میں پیش ہے۔ مگر پہلے لفظِ "خضر" (جو راقم کے نام کا حصہ اور بطورِ تخلّص بھی اشعار میں استعمال ہوتا ہے) کا تلفُّظ بیان کروں گا۔ کیونکہ اس بارے میں بھی پوچھا گیا ہے۔

خضر : لفظِ خضر کو علمائے لُغت نے مختلف تلفّظ و اعراب کیساتھ لکھا ہے ــــ خَضِرُ ــــ خَضْرُ ــــ خِضْرُ ــــ اور علماءِ عجم نے اس لفظ کو ــــ خِضَرَ ــــ کے اعراب کے ساتھ بھی لکھا ہے ــــ لفظِ خضر ــــ سبز ہونا ــــ سبز کرنا ــــ سرسبز و شاداب ــــ اور پیشواء و رہنما کے معنوں میں آتا ہے ــــ خضر ــــ لقب ہے حضرت بلیا بن ملکان کا جن کی کنیّت ابوالعباس ہے ــــ حضرت خضر علیہ السلام کا ذکر سورہ کہف میں آتا ہے۔

حَمَد : اللہ تعالیٰ کی تعریف و ثناء ــــ اور اس کی قدرتوں کے بیان اور اس کی نعمتوں پر شکر بجا لانے کو حَمَد کہتے ہیں۔

نعت : سیّدِ عالم نورِ مجسّم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی تعریف و مدحت اور آپکے کمالات و معجزات اور آپ کے اوصافِ حمیدہ کے تذکرے کو نعت کہا جاتا ہے

منقبت : کسی بزرگ کی شان و عظمت بیان کرنے کو منقبت کا نام دیا گیا ہے۔

غزل : لفظِ غزل کے بعض اہلِ لُغت نے صرف مجازی اور ہوسناک

قسم کے معنے بیان کئے کوئی کہتا ہے کہ عورتوں کی باتیں کرنے کا نام غزل ہے۔ کوئی کہتا صنفِ نازک کے حُسن وجمال کو بیان کرنے کا نام غزل ہے ___ اور کسی نے عشقیہ اشعار کو غزل کا نام دیا ہے۔

لیکن اس کے حقیقی معنوں کی طرف بہت کم لوگوں نے توجہ فرمائی ہے۔

غزال : ہرن اور ہرن کے بچے کو کہتے ہیں۔

غزالہ : ہرنی اور بوقتِ طلوع سُرخی مائل سورج کو کہتے ہیں۔

غـزل : ہرن یا ہرن کے بچے کو جب کوئی شکاری زخمی کرتا ہے اور وُہ زخم کھا کر بھاگتے وقت جو مدّھم سی چیخ نکالتا ہے۔ اُس کو غزل کہتے ہیں اور اصطلاح میں ہر درد میں ڈوبی ہوئی آواز کو غـزل کے نام سے پکارا جاتا ہے ___ مظاہر فطرت کی جمالی شان کے بیان کو بھی غزل کا نام دیا جا سکتا ہے۔ لیکن یہ صرف اربابِ حال کے لئے ہے۔ ___

علمِ عُـرُوض : علمِ عُرُوض وُہ علم ہے جس میں شعر کے اوزان اور اُس کے تصرفات سے بحث کی جائے یعنی نظم کی دُرستی کے قوائد بیان کئے جائیں

نظـم : نظم کے معنے ہیں پرونا ___ آراستہ کرنا ___ جمع کرنا ___ اصطلاح میں شعر بنانے کو کہتے ہیں۔

شعر : شعر کا لغوی معنیٰ جاننا۔ درست کرنا۔ اصطلاح میں شعر اُس موزوں اور منظوم کلام کو کہتے ہیں جو قصداً کہا جائے ___ اور کسی خاص مقررہ وزن پر ہو ___

Marfat.com

(۲) لغوی معنوں میں تولنا — اور — اصطلاح میں دو یا زیادہ الفاظ کی حرکات وغیرہ مساوی ہونے کو بھی شعر کہتے ہیں —

● — شعر میں چار شرائط کا پایا جانا ضروری ہے۔

(۱) کلام مُہمل نہ ہو۔ (۲) وزن رکھتا ہو۔ (۳) قافیہ پایا جاتا ہو۔ (۴) اور قصداً کہا گیا ہو۔

مصرع : مصرع کے لغوی معنیٰ "کواڑ" "ایک پٹ" اور اصطلاحِ عروض میں شعر کے آدھے حصّہ کو کہتے ہیں۔ مثلاً

— خُدا نے سرورِ عالمؐ کو ہر کمال دیا —

یہ ایک مصرع ہے — شعر تب مکمل ہوگا جب اُس کا دوسرا مصرعہ بھی ساتھ لگائیں گے یعنی

— کمال جو بھی دیا ہے وہ بے مثال دیا —

خیال رہے کہ اصطلاح میں شعر کو ہی بیت کہتے ہیں — بیت عربی میں گھر کو کہتے ہیں — اور گھر اُس کو کہا جاتا ہے جس کا دروازہ ہو — اور دروازہ وُہ ہوتا ہے جس کے دو کواڑ (دروازے کی جوڑی) ہوں — جس طرح دو کواڑ مل کر دروازہ بنتا ہے اسی طرح دو مصرعے مل کر ایک شعر بنتا ہے۔

قافیہ : چند الفاظ کا آپس میں ہم وزن ہونا قافیہ کہلاتا ہے۔ —

جیسے چمَنْ۔ زمَنْ۔ سمَنْ وغیرہ —

Marfat.com

قافیہ کبھی تو پورا کلمہ ہوتا ہے اور کبھی کلمے کا جُز ہوتا ہے۔

رَدِیُف : ردیف کا لغوی معنیٰ ــ ایک ہی سواری ــــ پر دو سوار ہوں تو پچھلے سوار کو ردیف کہتے ہیں ــــ اصطلاح میں اُن الفاظ کو ردیف کہتے ہیں جو قافیہ کے بعد آئیں اور بغیر تبدیلی کے استعمال میں آئیں۔

مثالِ مہرِ درخشاں جلال چہرے کا
قمر کے نور کی صُورت جمال چہرے کا

اس میں جلال اور جمال قافیہ ــــ چہرے کا ــــ ردیف ــــ

مَطْلَعْ : لغوی اعتبار سے مطلع طلوع ہونے کی جگہ کو کہتے ہیں ــــ اور اصطلاح میں کسی نعت، نظم، غزل، منقبت یا قصیدہ کے پہلے شعر کو جس کے دونوں مصرعے قافیہ رکھتے ہوں کو مطلع کہتے ہیں۔

- شعر کے پہلے مصرع کو مصرعِ اولیٰ کہتے ہیں۔ اور دوسرے مصرع کو مصرعۂ ثانی کہتے ہیں۔

مَقطَع : نظم کے آخری شعر کو مقطع کہا جاتا ہے۔ جس میں شاعر کا تخلّص آتا ہے۔

طرحِ مصرع : لغوی طور پر طرح جڑ، بنیاد، نقّاسی نقش نگاری، خاکہ، ڈھانچہ، ڈھنگ، جُدائی، علیحدگی کے معنوں میں آتا ہے ــــ عروض میں ــــ طرحِ مصرع اس مصرع کو کہتے ہیں جو اہلِ مشاعرہ آئندہ کی نظم کیلئے بطورِ طرز و زن

شاعروں کے سامنے رکھتے ہیں ۔ طرح مصرع کے ساتھ اپنا کوئی مصرع لگایا جائے تو وہ ۔گرہ۔ کہلاتا ہے جیسے ایک مشاعرہ میں طرح مصرع تھا۔

"وارفتگیٔ شوق یہ کیا گُل کھلا گئی"

راقم نے ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں یہ گرہ لگائی

؎ دیکھو! خطیبِ شہر بھی رندوں سے جاملا

وارفتگیٔ شوق یہ کیا گُل کھلا گئی!

تَقطِیع : تقطیع کے لفظی معنی ہیں ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔ علمِ عروض میں اس سے مُراد ہے شعر کے اجزاء الگ الگ کرنا اور اس کی بحر اور وزن معلوم کرنا ۔۔۔ تقطیع کے بارے ان امُور کا مدِ نظر ضروری ہے ۔ کہ تقطیع میں صرف ان حروف کا اعتبار ہوتا ہے جو بولے جائیں ۔ جو حروف لکھنے میں آتے ہیں مگر بولے نہیں جاتے اُنہیں شمار نہ کیا جائے ۔ مثلاً جیسے ھمزۂ وصل وغیرہ گر جاتے ہیں اُن کو شمار نہیں کیا جاتا ۔۔۔ تقطیع میں شد (ّ) کو توڑ دیتے ہیں ۔ جیسے مَدّ کو مَدْدَ ۔ اور ایّام کو اَیْیَام بنا لیتے ہیں ۔۔۔ "نون تنوین" کو تقطیع کرتے وقت حروف میں شمار کرتے ہیں جیسے جاھلٌ کو جاھِلُنْ وغیرہ ۔

بَحر : وُہ مقررہ اوزان جن پر شعروں کا وزن درست کرتے ہیں ۔ اِسکی جمع "بحُور" ہے ۔

تقطیع کی ایک مثال یوں سمجھیں۔

فَاعِلُن	فَاعِلَاتُن	فَاعِلَاتُن	فَاعِلَاتُن
نعت نے	کو دوبارا	دی عطا مجھ	زندگی کر
فاعلن	فاعلاتن	فاعلاتن	فاعلاتن

زندگی کر دی عطا مجھ کو دوبارا نعت نے
اس مرے بگڑے مقدر کو سنوارا نعت نے (خضر)

بحریں : بحریں، پھر اُن کے اجزا، بہت زیادہ ہیں شعرائے عرب و عجم نے اُن پر طبع آزمائی کی اور قلم کے جوہر دکھائے — مگر طلباء کی آسانی کیلئے چند ایک بحریں اور اُن کی تقطیع پیشِ خدمت ہے۔

بحرِ ہزج : ہزج اس آواز کو کہتے ہیں جو سُر تال سے نکلے۔

مَفَاعِیْلُن ، مَفَاعِیْلُن ، مَفَاعِیْلُن ، مَفَاعِیْلُن

مفاعیلن	مفاعیلن	مفاعیلن	مَفَاعِیْلُن
ہ رُو آجا	کہیں اے ما	نہ دے دُوں ہیں	تڑپ کر جاں

Marfat.com

تڑپ کر جاں نہ دے دوں میں کہیں اے ماہ رُو آجا
مرے دل کا گریباں چاک ہے بہرِ رفو آجا (خضرؔ)

مُسْتَفْعِلُنْ ، مستفعلن ، مُسْتَفْعِلُنْ

بحرِ رجز : صاحبِ محیط الدائرہ نے اس بحر کے وزن پر یہ عربی کا یہ شعر لکھا ہے — اور اسے بحرِ رجز قرار دیا ہے۔

اَلْقَلْبُ مِنْهَا مُسْتَرِیْحٌ سَالِمٌ
وَالْقَلْبُ مِنِّیْ جَاهِدٌ مَجْهُوْدٌ

ترجمہ : اس کا دل محبت سے خالی ہے اور سالم ہے۔ میرا دل محنت اور تکلیف میں مُبتلا ہے۔

مُسْتَفْعِلُنْ ، مستفعلن ، مستفعلن

ظلم بھی ظلمات بھی ہیں بے وفا
آندھی کالی رات بھی ہیں بے وفا (خضرؔ)

بحرِ کامل : بحرِ کامل سالم کا صاحب علمِ عروض نے یہ وزن لکھا ہے۔

مُتَفَاعِلُنْ ۔ مُتَفَاعِلُنْ ۔ مُتَفَاعِلُنْ ۔ مُتَفَاعِلُنْ

ہے کمال تر	تری ہر پھبن	ترا تذکرہ	ہے چمن چمن
مُتَفَاعِلُنْ	مُتَفَاعِلُنْ	مُتَفَاعِلُنْ	متفاعلن

Marfat.com

ہے کمال تر تری ہر پھبن، ترا تذکرہ ہے چمن چمن

اے رسولِ حق، اے شہِ زمن، مرے قلب و جاں کی ضیا ہے تو (خضر)

بحرِ مُجتث : جناب ناصر گجراتی کی تحقیق کے مطابق بحرِ مُجتث مُثمّن مخبون۔ اَبتر کا وزن یہ ہے۔

مَفَاعِلُن۔ فَعِلَاتُن۔ مَفَاعِلُن۔ فَعِلُن

دَدَا۔ دَدَا۔ دَدَدَا۔ دا۔ دَدَا۔ دَدَا۔ دَدَدَا

وفا۔ کانا۔ م ہیں سُن رتے۔ وفا۔ نہیں۔ ملتی

وفا کا نام ہیں سُنتے وفا نہیں ملتی

برہنہ سر ہیں ہزاروں رِدا نہیں ملتی (خضر)

بحرِ مُنسرح : بحرِ مُنسرح سے بعض شعراء نے یہ وزن تخریج کیا ہے۔

مُسْتَفْعِلُن فَعُولُنْ۔ مُسْتَفْعِلُن فَعُولُنْ

اے پیشوائے برتر۔ حاضر ہوں تیرے در پر

اے پیشوائے برتر ٭ حاضر ہوں تیرے دَر پر!

اے شاہِ ہر دو عالم ٭ اب وا درِ سخا کر! (خضر)

تشبیہ : تشبیہ تمثیل و مشابہت کے معنوں میں آتی ہے یعنی ایک چیز

Marfat.com

کو دوسری چیز کے مانند ٹھہرانا۔

- لمبی خمیدہ گردن کو صراحی سے تشبیہ دینا۔
- اَبرُو (بھویں) کو محراب، کمان، قَوسِ قزُح، ہلال، خنجر، تلوار وغیرہ سے تشبیہ دینا۔
- مژگاں (پلکیں) تیر، سنانِ نیزہ۔ نشتر وغیرہ سے تشبیہ دینا۔
- زلف (گیسو۔ خمدار بال) کمند، زنجیر، دام، لام، میم وغیرہ سے تشبیہ دینا۔
- چہرے کو چاند یا گُلِ لالہ سے ـــ خالِ رُخسار کو مشک دانہ نقطہ ـ مَرْدُمَک (آنکھ کی پُتلی) وغیرہ سے تشبیہ دینا۔
- چشم کو نرگس، جام اور ساغر غزال وغیرہ سے۔
- جبیں کو بدر و خورشید اور زُہرہ و مشتری سے تشبیہ دینا۔

اِستِعَارہ : اِستعارہ کا لُغوی معنیٰ ہے مانگے لینا۔ اُدھار لینا۔ اور علم بیان کی اصطلاح میں حقیقی اور مجازی معنوں کے درمیان تشبیہ کا تعلق ہونا۔

اِستِعَارہ بالتَصرِیح : یہ ہے کہ اِستعارے میں مُشَبَّہ بِعَینِہٖ مُشَبَّہ بِہٖ قرار دیا جائے۔ ـــ اسی لئے دونوں میں صرف ایک کا ذکر کرتے ہیں۔ جب صرف مُشَبَّہ بہٖ کا ذکر کیا جائے تو اُس کو "اِستعَارہ بالتَصرِیح" کہا جاتا ہے۔ جیسے چاند کہیں اور رُخِ محبوب مُراد لیں۔ ـــ شیر کہیں اور بہادر مَرد مراد لیں۔

مُشَبَّہ : کا معنی ہے تشبیہ دیا گیا — نسبت دیا گیا — تمثیل دیا گیا — مقابلہ کیا گیا — وہ چیز، جسے دوسری چیز سے تشبیہ دی جائے اُسے مشبّہ کہا جاتا ہے۔

مُشَبَّہ بہ : وہ چیز جس سے تشبیہ دی جائے۔

اِستعارہ بالکنایہ : جہاں مُشبّہ مذکور ہو اور مشبّہ بہ متروک ہو تو اسے اِستعارہ بالکنایہ کہا جاتا ہے۔

مثلاً — مولانا رُوم کے ایک شعر کا مصرع ہے۔

آتش، ابراہیمؑ را دنداں نہ زد

ترجمہ: "نمرود" کی آگ نے حضرت ابراہیمؑ پر دانت نہیں چلایا — "دنداں نہ زد" کے لفظ سے ظاہر ہے کہ آگ کو درندہ سے تشبیہ دی گئی ہے — مگر یہاں استعارہ بالتصریح کے برخلاف مُشَبَّہ یعنی آتش کو ذکر کیا ہے — اور مُشَبَّہ بہ یعنی درندہ کو ذکر نہیں کیا — اسے کہتے ہیں استعارہ بالکنایہ —

اِستعارہ تخئیلیہ : جب مُشَبَّہ بہ ترک کیا جائے — اور جس طور طریقہ مناسبت اور قرینے سے وہ سمجھ میں آئے اُس قرینے اور قیافے کو "استعارہ تخئیلیہ" کہا جاتا ہے — جیسے کسی شاعر کے اس مصرع سے —

"دل کے ہم زخم کو مژگاں سے رفو کرتے ہیں"

اس میں مژگاں (پلکیں) کو سُوئی سے استعارہ کیا ہے — جو مشبّہ اور مذکور ہے — سُوئی جو مشبّہ بہ ہے اِس کا ذکر نہیں ہے وہ متروک ہے — اور رُفو کرنا — جو کہ قرینہ ہے — اس سے بات سمجھی جاتی ہے — لہٰذا مژگاں اِستعارہ بالکنایہ — اور رفو کرنا — استعارۂ تخییلیہ ہے۔

اِستعارۂ مُرشّحہ : جہاں مشبّہ بہ کے مناسبات و مُلائمات ذکر کئے جائیں اُسے استعارۂ مرشحہ کہتے ہیں۔ جیسے بانسری کی آواز سے بانسری بجانے والے کا رونا مُراد لیا جاتا ہے۔

اِستعارۂ مجرّدہ : اگر استعارہ کے ساتھ مُشبّہ کے مناسبات وصفات مذکور ہوں وُہ استعارۂ مجردہ کہلاتا ہے۔

— جیسے — مناسباتِ حسن میں — عشوہ — غمزہ — ناز — ادا — شوخی — دل رُبائی — جلوہ وغیرہ جیسے اس شعر میں استعارۂ مجرّدہ استعمال کیا گیا ہے۔

نگارِ پیکر نازک کو پہلی بار دیکھا ہے
رُخ انور پہ ہم جلوۂ انوار دیکھا ہے

کِنایَہ : معنوی اعتبار سے استعارہ کے قبیل کا لفظ ہے — اشارات و رُموز میں پوشیدہ بات کہنا — اشارۃً، کنایۃً بات کرنا — قرینے سے مُنشاء و مقصد بیان کرنا یعنی وُہ لفظ جس سے لازم معنی مراد ہو — اور ملزوم مراد لینا بھی درست ہو بخلاف مجاز مرسل کے۔

Marfat.com

مجازِ مُرسل : مجازِ مُرسل یہ ہے کہ ایک لفظ کو اُس کے مقررہ معنی میں استعمال کیا جائے — اور دونوں معنوں میں تشبیہ کا تعلق نہ ہو — مجازِ مُرسل میں اگر لازم مراد ہو تو ملزُوم مراد نہیں لے سکتے۔

مُراعَاۃُ النَّظِیر : شعر میں ایسے الفاظ ہوں جن کا تعلق ایک دوسرے سے ضروری ہو۔ مطلب یہ کہ چند ایسی چیزوں کو جمع کرنا جو باہم مناسب ہوں جیسے باغ کے ساتھ بادِ بہاری — نسیم — بادِ صبا بہار و خزاں — بُلبل و گُل وغیرہ — رُومیؒ کے ایک شعر کا مصرع ہے۔

"شُد غلام آں کنیزک جانِ شاہ"

ترجمہ : بادشاہ اس کنیز پر فریفتہ ہو گیا — یہاں غلام سے مراد عاشق ہے — مگر غلام کا لفظ کنیز سے مناسبت رکھتا ہے — اور اسے مراعاۃ النظیر کہتے ہیں۔

تَلمیح : شعر میں کسی روایت یا کسی مسئلہ کی طرف اشارہ کرنے کو تلمیح کہتے ہیں — جیسے

گئے تھے عرش پہ میرے نبیؐ شبِ اسرا
حقیقتوں کی حقیقت کھُلی شبِ اسرا (خضر)

اِقتباس : قرآن مجید کی کسی آیت یا حدیث نبویؐ کا کوئی حصہ ملایا جائے تو اُسے اقتباس کہتے ہیں —

Marfat.com

یا کسی کے قول کو شعر و کلام میں لیا جائے تو اس کو اقتباس کہتے ہیں جیسے

لیَ معَ اللہ دا پہن کے تاج نوری مکیّ مدنی سلطان سدان والا
رُکھاں سُکیاں نوں ہرے کرن والا گھراں اُجڑیاں تائیں وسان والا (خضر)

حضرات ! ـــ علم عروض و علم بیان میں بے شمار صنائع ہیں یہاں ان علوم کے چند پھول صفحات قرطاس پر چن دیئے ہیں۔
تاکہ شعری ذوق رکھنے والے طلباء و طالبات اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔
اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو اپنے کرم سے نوازے اور مثبت سوچ عطا فرمائے

آمین بحرمت سیّد المرسلین
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

●

خضر حسین ـــــــ ٭

اُردُو

حصّۂ حمد و نعت

مناقب

حمد حمید

کر رہی ہر چیز ہے یارب تری حمد و ثنا،
تیری قدرت کا حسیں شاہکار شاہؐ دوسرا
اولیاء تیرے ابُوبکرؓ و عمرؓ، عثمانؓ، علیؓ
فرش سے تا عرش ہر ذرّہ ثنا گو ہے تیرا

☆

Marfat.com

اے خالقِ ہر دوسرا

خالقِ ہر دوسرا ہیں کُو بکُو جلوے ترے
عشق والوں کے سدا ہیں رُوبرُو جلوے ترے

فرش سے تا لامکاں ہر چیز میں تیری چمک
چہرۂ شمس و قمر میں جلوہ زن تیری دمک

جُز ترے جلوے ہیں کس کے ارض میں افلاک میں
جلوہ فرما کون ہے ہر اک دلِ غمناک میں

کون ہے جلوہ فگن ہر نور کی تنویر — میں
نُور ہے مستور کس کا حُسنِ عالمگیر — میں

ہر جگہ پر تُو ہی تُو ہے، یا خُدا ہر ہر میں تُو
خشک و تر، برگ و ثمر میں، دل میں تُو گھر گھر میں تُو

تابشِ خورشید میں تیری جھلک پاتا ہوں میں
ہر کرن کے سامنے جب ہی تو جھک جاتا ہوں میں

خضر کی لے میں ترنّم میں تیرا فیضان ہے
ذرّہ سورج بن گیا، تیرے کرم کی شان ہے

Marfat.com

تیری رحمت چاہیئے

تیرا افضال و کرم اور تیری رحمت چاہیئے
خالقِ ارض و سماء تیری عنائت چاہیئے

ہے ترا محبوبؐ جو مظہر ترے انوار کا
اُس کے صدقے میں مجھے نُورِ بصیرت چاہیئے

از طفیلِ ساقیٔ کوثر مرے — پروردگار
میرے پژمردہ گلوں کو رنگ و نکہت چاہیئے

ہو کرم مجھ پر برائے فاطمہؓ زہرا، بتول
چاہیئے تیری رضا، تیری محبّت چاہیئے

اہلِ حق طاغوتیوں کی جس سے گردن دیں اڑا
حیدرؓ و صفدر، غضنفر کی سی قوّت چاہیئے

تیری قدرت کے نشاں، اَظْہَرْ مِنَ الشَّمْس فلک
خضرِ بے کس کو تری ہر ایک نعمت چاہیئے

Marfat.com

مانگتا ہوں

کرم کی نظر یا خُدا مانگتا ہوں
میں تجھ سے تری بس رضا مانگتا ہوں

نہ گھر مانگتا ہوں، نہ زر چاہتا ہوں
غبارِ کوئے مصطفٰےؐ مانگتا ہوں

نہیں مانگتا تاج و تخت سکندر
فقط فقرِ خیبر کُشا مانگتا ہوں

نہیں مانگتا تجھ سے کشور کشائی
نگاہِ شۂ کربلا مانگتا ہوں

درخشاں ہو جس سے محبت کی دُنیا
الٰہی میں ایسی ضیا مانگتا ہوں

قمرؔ میرے خواجہ، مرے پاک مرشد
رہیں مجھ پہ راضی سدا مانگتا ہوں

مُسلماں کی غیرت جُگا دے جو یارب
ہیں وُہ غم میں ڈوبی صدا مانگتا ہوں

ستم پرستم جو ہیں کرتے قمرؔ پر
میں اُن کے لئے بھی دُعا مانگتا ہوں

Marfat.com

نعت

نبیوں کے رسُولوں کے، سُلطان کی آمد ہے
انوار کی بارش ہے، عرفان کی آمد ہے
کونین کے ماتھے کی، تقدیر چمک اُٹھی
اَللہ کی رحمت کے، فیضان کی آمد ہے
جس آکر انساں کو، انسان بنانا ہے
اُس سب سے بڑے کامل، انسان کی آمد ہے
ہر لب پہ ترانے ہیں، خوشبوں کے مسرت کے
ہر شان پکار اُٹھی، ذیشان کی آمد ہے
احسان ہمیشہ جو، کرتا ہے دو عالم پر
اُس خالقِ اکبر کے، احسان کی آمد ہے
خم گردنیں شاہوں کی، دربار میں ہیں جس کے
اُس کشورِ عالم کے، سُلطان کی آمد ہے
ڈوبا ہے جو مدت سے، عصیاں کے سمندر میں
اس خضر کی بخشش کے، سامان کی آمد ہے

Marfat.com

نعت

آفتابِ ہدایت سے لیکر ضیاء
دونوں عالم کی ہر شئے دَمکنے لگی

ہر طرف ہو گئی روشنی روشنی
ذرّے ذرّے کی قسمت چمکنے لگی

تازگی مل گئی، پھول کھِلنے لگے
گویا گلشن میں جانِ بہار آگئی

یوں نسیمِ چمن رقص کرنے لگی
ہر کلی مُسکرا کر مہکنے لگی

حسنِ خلدِ بریں میں اضافہ ہوا
سارے غِلمان خوشیاں منانے لگے

نوری نوری کلائی میں ہر حور کی
چوڑی چوڑی چھنکنے کھنکنے لگی

اہلِ عالم کے دِل میں سرور آگیا
آگیا نور تاریکیاں چھٹ گئیں

زد میں شعلوں کے سینۂ ابلیس ہے
آتشِ بغض جس میں بھڑکنے لگی

بُلبُلیں گیت خوشیوں کے گانے لگیں
رحمتیں برکتیں مُسکرانے لگیں

پر، تھی پوری جماعت شیاطین کی
دیکھ کر نورِ خالق پھڑکنے لگی

انتہا ہو گئی حق کے انعام کی، آندھیاں تھم گئیں دَرد و آلام کی
خضرؔ ڈوبے ہوئے دل دھڑکنے لگے، غمزدوں کی طبیعت سنبھلنے لگی

Marfat.com

نعت

مدینہ عرشِ اعلیٰ سے بھی افضل اور اعلیٰ ہے
درِ سرکارؐ دو عالم درِ ربّ تعالےٰ ہے

سبھی کونین ہے ساری فقط صدقے محمدؐ کے
کیا کونین میں نام محمّدؐ نے اُجالا ہے

محبّت فرض ہے آلِ نبیؐ کی ہر مُسلماں پر
محبّت، آلِ احمدؐ کی ہی بخشش کا حوالہ ہے

مَیں کیسے دافعِ رنج و بلا مانوں نہ آقا کو
مرے ہر دَرد کو، دُکھ کو مرے آقا نے ٹالا ہے

خضرؔ جب بھی لگا گرنے ہے طُوفانِ حوادث میں
اِسے سرکارِ دو عالم کی رحمت نے سنبھالا ہے

Marfat.com

نعت

○

مدینہ سب زمیں کا آسماں ہے
مدینہ مرکزِ آرامِ جاں ہے
جہاں جھکتے ہیں سر اہلِ جہاں کے
مری سرکار کا وُہ آستاں ہے
کروڑوں مانگنے والے ہیں بیشک
سخی ہر اک پہ یکساں مہرباں ہے
مدینے پاک کے ذرّے ہیں ایسے
بچھی جیسے زمیں پر کہکشاں ہے
خموشی سے بہے جاتے ہیں آنسو
عجب دیکھا مدینے میں سماں ہے
خضرؔ افضل تریں سارے جہاں سے
بتولؑ و مرتضیٰ کا دُودماں ہے

○

Marfat.com

رُباعی

○

ہے ساری زمیں کا نگینہ مدینہ
ہے سب کی زُباں پر مدینہ مدینہ
کرم کا سمندر مدینے میں دیکھا
خضرؔ! رحمتوں کا خزینہ ۔ مدینہ

○

رُباعی

○

کتنے دلکش، جانفزا ہیں مرغزارانِ حجاز
گلفشاں، رشکِ جناں ہیں لالہ زارانِ حجاز
فطرتاً جو ہے سعید اُس کا خضرؔ یہ دین ہے
بالیقیں جنت بداماں ہیں وہ خارانِ حجاز

○

Marfat.com

نعت

خُدا نے سرورِ عالم کو ہر کمال دیا
کمال جو بھی دیا ہے وُہ بیمثال دیا

رسولِ پاک کو پروردگارِ عالم نے
جمال و حُسن دیا، حُسنِ لازوال دیا

وُہ ذرّے خاک کے، افلاک کے بنے تارے
فضا میں جن کو نبیؐ پاک نے اُچھال دیا

کسی کو کشور و شاہی، کسی کو آسائش
کسی کو دی ہے فقیری کسی کو مال۔ دیا

بقدرِ ظرف عطائیں ہیں میرے آقا کی
مدینے پاک کا ہر وقت جو خیال دیا

خضرؔ نے جب بھی مصیبت کے وقت نعت پڑھی
مرے رسولؐ نے ہر اک بلا کو ٹال دیا

Marfat.com

نعت

○

مرے حبیبؐ بیان و کلام سُنتے ہیں
ہماری نعت کو خیرُ الانام سُنتے ہیں

پڑھو! زمین و فلک پر، یا اوجِ سدرہ پر
مرے حضورؐ درُود و سلام سُنتے ہیں

نہیں ہے قید زمانے کی اور لمحوں کی
خُدا گواہ کہ وُہ صُبح و شام سُنتے ہیں

درُود پڑھتے ہیں عاشق نہال ہوتے ہیں
کسی سے جب بھی محمدؐ کا نام سُنتے ہیں

ہمیں بھی آقا نوازیں کرم سے، رحمت سے
تمہارا فضل و کرم، فیضِ عام سُنتے ہیں

خضرؔ جو تیری محبّت سے نعت پڑھتا ہے
عجیب ذوق سے تیرے غلام سُنتے ہیں

○

Marfat.com

نعت

سب حسن پھیکا پڑ گیا اُس آفتاب کا
دیکھا جو چہرہ آمنہ رضؓ کے ماہتاب کا

شمس و قمر سے کس طرح اُنکی مثال دُوں
جب کہ جواب ہی نہیں اُس لاجواب کا

دُوں گا لحد میں سارے سوالوں کا یہ جواب
ادنیٰ سا نعت گو ہوں رسالت مآبؐ کا

لکھی جو نعت مصطفےٰؐ میں نے تو یہ سُنا
اب کیا خضرؔ کو خوف ہے روزِ حساب کا

اور ہے

پھول ہیں سارے باغِ نبیؐ کے حسینؑ، پر علیؑ مولا مشکل کُشا اور ہے
یوں تو اوروں کو بھی ہے شجاعت ملی، شدّت ضربِ شبیرِ خُدا اور ہے

اَب بھی خیبر کی ہے سب زمیں کانپتی، آج بھی مثلِ مرحب ہے سہمی ہوئی
یُوں تو ہر تیغ ہی تیز ہوتی ہے پر، تیغ کرّار کا دبدبہ اور ہے

آئے دُنیا میں لاکھوں کروڑوں سخی، ہو رہی ہے جہاں میں سخاوت بڑی
راہِ خالق میں جس نے ہیں بیٹے دیئے، وہ علیؑ شوکت ھل اتیٰ اور ہے

علم ہے سروری علم ہے روشنی، علم والوں سے ہے بزمِ عالم سجی
پر ہو منبر پہ جس نے سلونی کہا، کون؟ مولا علیؑ کے سوا اور ہے

اُن خواتین کو ہیں ملے مرتبے، جن کے سر پر وفاؤں کے آنچل رہے
جو خُدا نے عطا کی ہے تطہیر کی، سیّدہ فاطمہؑ کی رِدا اور ہے

Marfat.com

حق و باطل کے ہوتے رہے معرکے، اہلِ حق پیش جانیں ہیں کرتے رہے
سُرخ رُو ہے زمیں اور بھی دہر میں، سُرخیٔ چہرۂ کربلا اور ہے

ہو جواں، یا وُہ ننھا سا معصوم ہو، زخم کھا کر تڑپتا ہے کچھ دیر تو
پر نہ رویا نہ تڑپا تو اصغرؑ ذرا، تیر کھانے کی تیری ادا اور ہے

لاکھ قصّے ہیں دُنیا میں زندان کے، اور بھی ہیں زمانے میں قیدی بنے
بیڑیاں پہن کر شام کی راہ پر، چلنا سجّادؑ بیمار کا اور ہے

زاہدوں نے جو سجدے کئے خُوب ہیں، اِسلیئے کہ یہ خالق سے منسُوب ہیں
سارا کُنبہ لُٹا کر جو تُو نے کیا، بی بی زینبؑ وُہ سجدہ تیرا اور ہے

جس کے سینے میں آتا ہے دردِ نہاں، ہوتا بس وُہ ہے دُنیا میں گریہ کناں
جسکو سُن کر زمانہ بھی رونے لگے، اے خضرؔ تیری آہ و بکا اور ہے

Marfat.com

کربلا والے

نبیؐ کی آل ہیں، جانِ جہاں ہیں کربلا والے
زمیں پر آسماں کا آسماں ہیں کربلا والے
سخاوت کی تہوّر کی صداقت کی شرافت کی
رقم کرتے درخشاں داستاں ہیں کربلا والے،
اگرچہ جل رہے خیمے ہیں اُنکے دشتِ کربل میں
مگر سُلطانِ فردوس و جناں ہیں کربلا والے
تھے جن کے گُل بدن لاشوں پہ دوڑائے گئے گھوڑے
وُہ شاہ انبیاءؐ کا دُودماں ہیں کربلا — والے
محمد مصطفےٰؐ کے مُرتضےٰ کے باغ کے بُوٹے
جنابِ فاطمہؑ کا گُلستاں ہیں کربلا والے
خُدا کے دین پر دے کر لہُو پاکیزہ جسموں کا
بچاتے دین کا ہر اک نشاں ہیں کربلا والے
اسے محشر کی سختی کا عُقوبت کا ہے ڈر کیسا
خضر کے پاسباں ہیں، سائباں ہیں کربلا والے

○

Marfat.com

اُجالے

کربلا — والے

جہاں والوں میں ہیں سب سے نرالے کربلا والے
رسُولِ دُوسرا کی گود پالے — کربلا والے

ابھی تک ظُلمتیں ویران ہیں بے بس ہیں حیراں ہیں
جہاں کو دے گئے ایسے اُجالے کربلا والے

وُہ جس کے اِک اشارے نے کئے تھے چاند کے ٹکڑے
اُسی مہتاب عالم کے ہیں ہالے — کربلا والے

یزیدی لشکروں پر ہو گئی تھی کپکپی — طاری
مُسلّح ہو کے جب نکلے جیالے — کربلا والے

خضرؑ کی آرزو ہے آپ کے دربار کو — دیکھوں
علیؑ اصغر کے صدقے میں بُلالے — کربلا والے

○

Marfat.com

صدق وصفا والے

وُہی تو ہیں خُدا والے، محمدؐ مصطفےٰؐ والے
زمانہ آج تک کہتا ہے جن کو کربلا والے

بڑے جرّار دیکھے ہیں زمانے کی نگاہوں نے
مگر اکبرؑ جواں جیسے کہاں صدق وصفا والے

اثر تھا خوُنِ حیدرؑ، شیر زہراؑ کی بُلندی کا
ہزاروں سے جو تھے ٹکرا گئے زورِ وفا والے

ستم ڈھایا گیا آلِ نبیؐ پر ہر زمانے میں
نبیؐ کے گھر کے دُشمن اب بھی ہیں جور و جفا والے

کھڑی ہے کربلا میں اِک طرف پُوری یزیدیّت
سراپا صبر و ہمّت ایک جانب ہیں رضا والے

ہیں مرجاتے، دبانے ہیں جو صوتِ حق پرستی کو
ہیں زندہ حشر تک رہتے نعرۂ حق کی صدا والے

Marfat.com

زمینِ کربلا

خُونِ آلِ مصطفےؐ کا جب گرا
ہو گئی زندہ زمینِ — کربلا

وُہ حُسین ابنِ علی ہیں بالیقیں
ناز کرتا جن پہ ہے — لفظِ وفا

کربلا میں جب ہوئے مولا شہید
پرچمِ اسلام اُونچا ہو گیا

کربلا میں دی جو اکبرؓ نے اذاں
ذرہ ذرّہ ہے اُسے دُھرا رہا

روک کر تیرِ ستم — حُلقُوم پر
حق کا اصغرؓ نے بھرم تھا رکھ لیا

بہہ رہے ہیں اشک جن کی یاد میں
خضرؔ کی ہے جان بھی اُن پر فدا

Marfat.com

اُردُو

حصّہ

غزل

◉

رُباعی

نعت نے کی عطا ہے مجھے زندگی
نعت جاں ہے مری نعت منزل مری

اک سراپا غزل کا ہوا سامنا
پھر غزل پر غزل خضر ہوتی گئی

○

Marfat.com

غزل

سوالوں کا بھرم بھی دیکھ لینا
فقیروں کا کرم بھی دیکھ لینا

ستم ڈھانا تمہارا مشغلہ ہے
تو انجامِ ستم بھی دیکھ لینا

ملے فرصت گھٹا سے گر نظر کو
ہماری چشمِ نم بھی دیکھ لینا

چلا ہے گر تو پیچھے کارواں کے
نشاناتِ قدم بھی دیکھ لینا

خضر سے مانگ پہلے ایک جرعہ
سُرورِ جامِ جم بھی دیکھ لینا

غزل

توکّل کر نہ اس کالی گھٹا پر
برسنا اس کا ہے حکمِ خدا پر

اگرچہ ہے کٹھن لیکن مری جاں
تجھے چلنا ہے بس راہِ وفا پر

نہ جانے کیوں مٹی جاتی ہے دُنیا
تری اک اک ادائے پُر جفا پر

ملے آرامِ جاں، انساں کو تجھ سے
یقیں گر ہو ترا روزِ جزا پر

خضرؔ جب آشنا ہیں لُوٹ لیتے
بھروسہ کیا کریں نا آشنا پر

غزل

نہ دُنیا کی ثروت نہ دھن چاہتے ہیں
محبت کی دل میں لگن چاہتے ہیں

دُبا کر سبھی خواہشِ جانِ جاناں
تری ہی رضا من و عن چاہتے ہیں

ذرا چاند چہرے سے زُلفیں اُٹھا دے
کہ ہم دیکھنا اِک کرن چاہتے ہیں

نہیں ہے غرض ہم کو اہلِ دُوَل سے
فقیروں کی ہم انجمن چاہتے ہیں

نہیں بات اِک پھُول کی اپنے دِل میں
سمو لینا سارا چمن چاہتے ہیں

Marfat.com

اُتر جائے دِل کی جو گہرائیوں میں
وُہ دِل کش کلام و سُخن چاہتے ہیں
قبائے شہنشاہی مطلوب اُن کو
فقیری کا ہم پیراہن چاہتے ہیں

جہاں جستجُو کر رہا ہے خوشی کی
مگر ہم تو رَنج و مِحَن چاہتے ہیں

سماتے چلے جائیں ہر اک نظر میں
یہی صِرف سیمیں بَدن چاہتے ہیں

سرِ دار آ کر بھی ہم جانِ جاناں
ترا دیکھنا بانکپن چاہتے ہیں

رہائی کہاں مانگتے ہیں یہ قیدی
ترے گیسوؤں کی پھبن چاہتے ہیں

جلا دے جو ہر راحت قلب و جاں کو
نظر ایسی شعلہ فگن چاہتے ہیں

ہوئے قتل ہیں جس کے تیرِ نظر سے
اُسی کی رِدا کا کفن چاہتے ہیں

قسم ہے ترے ناوکِ پُر جفا کی
تجھے دل سے اے جانِ مَن چاہتے ہیں

نہیں ہم کو مطلوب اَطوارِ شاہی
فقط ہم فقیری کا فَن چاہتے ہیں

تجھے "ڈھول ماہی" بنایا ہے جب سے،
تجھے جان و دل سے سجن چاہتے ہیں

ہُوا جس سے غالبؔ کو غلبہ عطا تھا
وُہی شوکتِ فکر و فن چاہتے ہیں

Marfat.com

ق

یہ کیوں؟ شور و غوغا کیے جا رہے ہیں
یہ کیا؟ مجھ سے زاغ و زغن چاہتے ہیں

مٹے ہر دو اصناف کا فرق سارا
یہ کیا؟ آج کے مرد و زن چاہتے ہیں

مٹا دیں نشانات دینِ متیں کو
بہی بے ادب، بد چلن چاہتے ہیں

وہ کیسے مسلمان ہیں، بیچنا — جو
مرا پیارا پیارا وطن چاہتے ہیں

نعیمات آزادیٔ جاں کے بدلے
یہ ناپاک دار و رسن چاہتے ہیں،

عقیدت کے گلشن کو تاراج کردیں
یہی دین کے رَاہزن چاہتے ہیں

ضیاءِ بیچ کر چہرۂ دین حق کی
اندھیروں سے احمق دُشمن چاہتے ہیں

ہمیں مذہبی بھیڑیوں سے ہے نفرت
شرافت کا ہم تو ہرن چاہتے۔ ہیں

یہ جُھکتے ہیں اَصنام دُنیا کے آگے
تو ہم اُلفتِ پنجتنؑ چاہتے ہیں

خضرؑ جیسے منگتے ہیں لاکھوں جہاں میں
جو خیراتِ خیبر شکنؑ چاہتے ہیں

Marfat.com

قطعہ

○

وُہ تو سمجھ رہے ہیں ہمیں شادماں ـــ مگر
غم کھا رہے ہیں، خونِ جگر پی رہے ہیں ہم

کس کو ملا ہے حوصلہ ایسا خضرؔ ـــ بھلا
وَعدوں کی کائنات میں بھی جی رہے ہیں ہم

●

رُباعی

رُخ سے ہے جب سے یار نے پردہ اُٹھا دیا
ہر سُو ہے ایک نقشۂ محشر بنا ـــ دیا

اُس پر خضرؔ نثار میں، آنکھوں کے ساتھ ساتھ
جس نے مرے قلم کو بھی رونا سکھا دیا

○

Marfat.com

رُباعی

اب زہر درد، عشق نے پینا سکھا دیا
مر مر کے ایک شخص نے جینا سکھا دیا

اُس پُر جفا نے اتنے خضر پر ستم کیے
مجھ کو وفا کا سارا قرینہ سکھا دیا

○

رُباعی

○

عہدِ جنوں کا فلسفہ ہوتا ہے سب سے شاذ
دل میں غم و آلام کا ہر کھُل گیا محاذ

دیکھا خضر کو اُس نے تو اقلیمِ قلب پر
آئینِ عشق و کیف کا ہوتا گیا — نفاذ

○

Marfat.com

رُباعی

تصوّرات میں چہرہ ہے دلبرا تیرا
مرے خیال میں نقشہ ہے سج گیا تیرا

دلِ خضرؔ کی یہ حالت ہے ایک مُدّت سے
کہ فرشِ رہ ہے ابھی تک بنا ہوا تیرا

قطعہ

نظر نواز ہے تیری جبینِ رخشندہ
گلاب چہرے کو قدرت نے مُستنیر کیا

ہمارے دَم میں خضرؔ دم نہیں کہ دم ماریں
تمہاری زُلفِ گرہ گیر نے اسیر کیا

Marfat.com

غزل

سُنی اُن سے جو دانائی کی — باتیں
یقیناً تھیں شناسائی کی باتیں

تھے نکتے اِک اشارے میں ہزاروں
بڑی گہری تھیں، گہرائی کی باتیں

سدا رہتی ہیں بُلبُل کی زُباں پر
گُلِ رعنا کی رعنائی کی باتیں

سرِ منبر بھی کر جاتا ہے واعظ
بسا اوقات رُسوائی کی — باتیں

Marfat.com

پکار اُٹھتے ہیں اہلِ عقل و دانش
ہیں کچھ کچھ ٹھیک سودائی کی باتیں

قفس کی ہر طرف تاریکیاں تھیں
نہ پوچھو قید تنہائی کی — باتیں

عجب ہے کس زُباں سے کہہ رہا ہے
میرا قاتل، مسیحائی کی — باتیں

خضرؔ یہ نفسا نفسی کا ہے عالم
سُنے گا کون ؟ شیدائی کی۔ باتیں

Marfat.com

غزل

دِل کی دُنیا سُونی — سُونی
گُل کی رنگت پھیکی — پھیکی

لگتی ہے احساس کو میرے
نبضِ عالَم ڈُوبی — ڈُوبی

جانے کِس طُوفان کے ڈر سے
ہے یہ خلقت سہمی، سہمی

راکھ کی صُورت بن جاتی ہے
آگ میں لکڑی جلتی — جلتی

خضرؔ جہاں میں چل نکلیں گی
باتیں تیری بہکی — بہکی

Marfat.com

غزل

جدھر دیکھیں اُسی جانب دُھواں ہے
سکُونِ دِل زمانے میں کہاں ہے؛

اُگلتی آگ اِس طرح زمیں سے ہے
کہ جیسے پھٹ پڑا آتش فشاں ہے

نہایا خون میں لگتا ہے — لالہ
گلُوں پر آگ کا ہوتا گمُاں ہے

سُلگتا دشت کا ہے گوشہ ، گوشہ
چمن میں ہرطرف دورِ خزاں ہے

خضرؑ اُبھرا ہی جاتا ہے سفینہ
نہ جانے کیا تہِ آبِ رواں ہے

Marfat.com

غزل

○

اسیرِ دام ہوتا جا رہا ہوں
میں پھر گمنام ہوتا جا رہا ہوں

ملے اُس بے وفا کو کامیابی
میں خود ناکام ہوتا جا رہا ہوں

بنا کر خُود اُسے صُبحِ مسرّت
اَلم کی شام ہوتا جا رہا ہوں

نہیں ہے مُشتری کوئی بھی جسکا
وُہ جنسِ عام ہوتا جا رہا ہوں

سرِ بازار زر داروں کے ہاتھوں
خضرؔ نیلام ہوتا جا رہا ہوں

○

Marfat.com

غزل

اَے دِل بے تاب اَب تو آہیں بھرنا چھوڑ دے
اپنی نادانی پہ اب افسوس کرنا چھوڑ دے

رنگ لائے گی تری محرُومیوں کی داستاں
ظلم و اِستبداد کی ضربوں سے ڈرنا چھوڑ دے

رحم فرما کہ کہیں جائے نکل نہ دَم مرا
زُلفِ جاناں ! دوشِ جاناں پر بکھرنا چھوڑ دے

یا تو گُر مَر مَر کے جینے کا بتا دے جانِ من
یا پھر اے ماہِ لقا بننا، سنورنا چھوڑ دے

ضبط کرنا ہی جوانمردی کی ہے روشن دلیل
اے خضر کی آنکھ کے دریا بپھرنا چھوڑ دے

⁂ ⁂ ⁂

Marfat.com

غزل

دیکھ کر تیرا حُسنِ کرم ساقیا
مست مستی میں سب ڈُوب جانے لگے

رقص کرنے لگے جام بھرنے لگے
شادیانے خوشی کے بجانے لگے

تیرے پیکر کا سایہ پڑا جس جگہ
بستیاں بس گئیں، رونقیں آ گئیں

تیرے انداز کو، ناز کو دیکھ — کر
نازنیں، نازوَر منہ چھپانے لگے

چاند نے داد دی جھک ستارے گئے
دیکھ کر زیرِ لب اِک تبسّم تِرا

Marfat.com

باغ کی ہر کلی دم بخود رہ گئی
جھوم کر پھول سب مسکرانے لگے

تیری چشموں میں ہیں جانِ من میکدے
جام کی مثل ہے تیرا چاہِ ذقن

دیکھ کر سامنے بادۂ جام کو
حضرتِ شیخ بھی لڑکھڑانے لگے

غرق تیرے خیالوں میں ہو کے خضرؔ
تیرے کوچے سے جب بھی گزرنے لگا

جسم پر ایک لرزہ سا طاری ہُوا
ہر قدم پر قدم ڈگمگانے لگے

٭ ٭ ٭

Marfat.com

رُباعی

ذرا زُلفوں کی آرائش تو دیکھو
مرے دلبر کی زیبائش تو دیکھو

غزل کہنے پہ اُکسایا خضر کو
حسیں آنکھوں کی فرمائش تو دیکھو

قطعہ

○

محبّت کو نہ پیمانوں سے ناپو
کہ ہوتی اس کی پیمائش نہیں ہے

میں کہتا ہوں خضر دل میں بسا لو
وُہ کہتے ہیں کہ گنجائش نہیں ہے

○

Marfat.com

غزل

اُس کا چہرہ پھُولوں — جیسا
اُس کی رنگت تاروں جیسی

پھر بھی دُنیا کی ہیں — اُٹھتی
اُس پر نظریں خاروں جیسی

اِک پاگل دیوانہ تھا وُہ
بال تھے جس کے بکھرے بکھرے

صُورت اُس کی دُور سے ہم کو
لگتی تھی فنکاروں — جیسی

اُسکی قربت کے لمحوں میں
آب و آتش یک جا دیکھے

Marfat.com

شبنم شبنم ہونٹ تھے اُسکے
باتیں تھیں انگاروں — جیسی

خضر کسے اب یار بنائیں
کس کو اپنا ہمدم — سمجھیں

لوگ تو زخم لگا جاتے ہیں
باتیں کر کے یاروں — جیسی

○

ق

اک چڑیا کے بدلے جس نے
لاکھوں گھر برباد کیے تھے

اُس کے گھر کی اک اک شئے ہے
شاہوں کے درباروں — جیسی

○

Marfat.com

غزل

یادوں نے اُن کی اُجڑا ہوا گھر بسا دیا
خوشیوں کا دِل میں ایک گُلستاں کھِلا دیا

صحنِ چمن میں بن کے بہار آئے اِس طرح
ہر پھُول اُن کو دیکھ کر تھا مُسکرا ـــ دیا

جلووں کی اُن کو دیکھتے خیرات بانٹتے
ہر دل نے اُن کے سامنے دامن بچھا دیا

وُہ گیسوؤں کی آ گئے خُوشبُو بکھیرنے
دل میں محبّتوں کا دیا بھی جلا ـــ دیا

اُن کی نگاہِ ناز کی ہو خیر یا خُدا
جس نے خضر فقیر کو شاعر بنا دیا

Marfat.com

غزل

تڑپ کر جاں نہ دے دُوں مَیں کہیں اے ماہ رُو آجا
مرے دل کا گریباں چاک ہے بہرِ رفُو آجا

ترے چہرۂ انور کی زیارت کے لئے خُوباں
مری آنکھوں نے کر رکھا ہے اُشکوں سے وضُو آجا

تری آنکھوں کے میخانوں سے پینے کے لئے ساقی
ہیں مستانے لئے دل کے کھڑے جام و سُبُو آجا

فدا ہیں مُشک و عنبر تیری خوشبُو پر، ــــــ گُلِ تازہ
مرا گھر بھی مہک جائے، اے جانِ آرزو آجا

گلوں کو دی ہے رعنائی تیرے حُسنِ تبسّم نے
تری نسبت سے ہے سارے چمن کی آبرُو آجا

Marfat.com

بنا ہے خواب اِک دُھندلا سا اب تو قصۂ ماضی
سُنانے آج پھر جاناں پُرانی گفتگو آ جا

سمٹ جائیں گے سب جلوے مری چشمِ تمنّا میں
تو آئینے کی صُورت ہی نظر کے رُوبرُو آ جا!

غزل

بڑا مختصر ہے جانم مرے شوق کا — فسانہ
یہی بس کہ یاد رکھے ترے نام کو — زمانہ
ہر آن بجلیوں کو میں شکست دے رہا ہوں
کیا خوُد ہے تنکے تنکے میں اپنا آشیانہ
تری چشمِ نرگسی میں مستی بھری ہوئی ہے
ساقی! رہے سلامت یہ تیرا بادہ خانہ
تو سلامتی کا خواہاں مجھے حادثوں سے اُلفت
اے خضر نکالو دل سے یہ خیالِ رہبرانہ

Marfat.com

غزل

آنکھوں میں جل رہا ہے دِیا انتظار کا
ہر لمحہ ! مجھ کو ڈستا رہا اِنتظار کا

عرصہ دراز ہو گیا ہے انتظار میں
تھوڑا سا وقت دے گیا تھا اِنتظار کا

دیتی ہے انتظار میں جو بے کلی سُرور
بس یہ صِلہ ہے ہم کو مِلا انتظار کا

ہم آ رہے ہیں ، بھیج کر پیغام پھر کہا
کچھ دیر اور لُوٹ مزا انتظار کا

آخر مِلا خضر کو بھی انعام انتظار
خود آ گیا وُہ بن کے صِلہ انتظار کا !

Marfat.com

غزل

○

آپ کے آنے سے میرا گھر درخشاں ہوگیا
ایک ہی پل میں یہ ویرانہ گلستاں ہوگیا

تھی ترے ہی دم قدم سے میرے گلشن میں بہار
تیرے جانے سے گلستاں پھر بیاباں ہوگیا

میری جانب بھی اُٹھی ہے آج چشمِ نیم باز
خوش مقدّر ہوں کہ وہ مجھ پر مہرباں ہوگیا

گل بدن تیری مہک نے سب چمن مہکا دیا
مسکراہٹ سے تیری ہر پھول خنداں ہوگیا

درد کی دولت ہمیشہ کام آتی ہے مرے
دردِ اُلفت بڑھتے بڑھتے خود ہی درماں ہوگیا

تیری چشمِ مست کا ہے یہ کرشمہ، نازنیں
خضرؔ اِس سے پی کے اک جرعہ غزل خواں ہوگیا

○

Marfat.com

غزل

شراب شوق نظر سے پلا گیا ہے کوئی
تڑپ تڑپ کے پھڑکنا سکھا گیا ہے کوئی

نظر نواز ہے کتنی نظر کی رنگینی
نظر کے راستے دل میں سما گیا ہے کوئی

دبی ہے شورشِ محفل جو اک خموشی میں
وقار و ناز سے محفل میں آ گیا ہے کوئی

طرب کے پھول جو بکھرے ہوئے ہیں ہر جانب
بہار بن کے چمن کو سجا گیا ہے کوئی

چلا کے تیر نگاہوں کے آج ترکش سے
خضرؔ غریب کو بسمل بنا گیا ہے کوئی

غزل

اُدھر تھی زُلف، اِدھر دل نثار چہرے پر
نظر نواز ہے رقصاں بہار چہرے پر

اگر ہو نورِ صداقت دِلوں میں — رخشندہ
تو آ ہی جاتا ہے حُسن و قار چہرے — پر

نظر غنیم کی روکی، حسین عارض — سے
بکھر کے زُلف نے مثلِ حصار چہرے پر

دُھلا جو صُبح کو غازہ تو اُڑ گیا — سارا
کیا جو رات کو پیدا نکھار چہرے — پر

چھُپایا یوں تو خفر اُس نے مُسکراہٹ میں
نمایاں پھر بھی تھا دِل کا غبار چہرے پر

Marfat.com

غزل

مثالِ مہرِ درخشاں جلال چہرے کا
قمر کے نور کی صورت جمال چہرے کا

غلام جیسے حبش کا ہو بابِ رومی پر
پھبن کا ایسے محافظ تھا خال چہرے کا

ہیں خول اتنے زیادہ رخِ زمانہ پر
پتہ لگانا ہے اُن میں محال چہرے کا

دلوں کے حال ہیں تحریر ہوتے چہروں پر
مگر چھپا ہے نگاہوں سے حال چہرے کا

اُداس ہو کے خضرؔ کے نہ سامنے آنا ،
نہ دیکھا جائے گا مجھ سے ملال چہرے کا

Marfat.com

پیکرِ گلگوں کو بچالے

یا اللہ تو ہر کشتۂ گردوں کو بچالے
صحرائے بلاخیز سے مجنوں کو بچالے

صیّاد کے، گلچین کے پنجوں سے چھڑا کر
ہر طائر و ہر پیکرِ گلگوں کو بچالے

کھل سکتے نہیں ایسے پہ اَسرارِ ابوذرؓ
جو کہتا ہے اس دَور کے قاروں کو بچالے

بن جاتا ہے تاریخ کا سرنامہ وُہی شخص
اقوام کے جو اندر و بیروں کو بچالے

بے دَرد سے پھر دَرد کے ماروں کو بچانا
فی الحال خضرؔ درد کے مضموں کو بچالے

○

Marfat.com

غزل

○

نہ دیکھوں چشمِ کرم تو غزل کہوں کیسے
نظر نہ آئے صنم تو غزل کہوں کیسے

جلاتی آتشِ ہجراں ہے دَم بَدم مجھکو
جو دَم میں آئے نہ دَم تو غزل کہوں کیسے

ترے ہی نام سے نسبت ہے میرے شعروں کی
ترا جو ہو نہ کرم تو غزل کہوں کیسے

ہے تیرے درد نے سارا چمن اُداس کیا
ہے تیری آنکھ میں نم تو غزل کہوں کیسے

کسی کی درد میں ڈوبی صدائیں سُنتا ہوں
بڑھا ہی جائے یہ غم تو غزل کہوں کیسے

چلا کے تیر خضر نیم وا لگا ہوں سے
کرو نہ مجھ پہ ستم تو غزل کہوں کیسے

○

Marfat.com

غزل

عجب مزاج وُہ نکتہ شناس رکھتے ہیں
جُنوں کے حال میں قائم حواس رکھتے ہیں

ہے کون ؟ اُن کو جو حرماں نصیب کہتا ہے
تمہارے غم کو جو پہلُو کے پاس رکھتے ہیں

عطا جہان کو کرتے ہیں پھُول خوشیوں کے
وُہ اپنے گھر کو ہمیشہ اُداس رکھتے ہیں

نہیں ہے شعروں میں میرے کہیں بھی عُریانی
کٹا پھٹا ہی سہی پر لباس رکھتے ہیں

وُہ پیچ دیتے مقدّر ہیں اہلِ عالم کا
ستارا اپنے مقدّر کا راس رکھتے ہیں!

کبھی تو آؤ گے جاناں غریب خانے میں
خضرؔ فقیر ہیں لیکن یہ آس رکھتے ہیں

Marfat.com

غزل

دَورِ آلام و مصائب میں سنبھلنا سیکھو
موجِ طوفان کی مانند مچلنا سیکھو

وادیٔ عشق ہے پُرخار، ولیکن اس میں
پا برہنہ بھی بڑی شان سے چلنا سیکھو

آتشِ عشق سے بڑھ کر نہیں کوئی آتش
نارِ نمرُود کو پاؤں سے مَسلنا سیکھو!

دِل کے ہر گوشہ میں انوارِ محبّت بھر کر
غم کے صحراؤں کے طوُفاں سے نکلنا سیکھو

Marfat.com

حربۂ صبر و رضا، خنجرِ تسلیم کے ساتھ
حرص اور آز کے اژدر کو کچلنا سیکھو

کہہ دو اشکوں سے بھی اور خونِ جگر سے کہہ دو
چشمۂ نور کی صورت میں اُبلنا سیکھو،

ظلمتِ شب کو خضر گر ہے مٹانا تم نے
شمع کی مثل جلو، اور پگھلنا سیکھو

●

Marfat.com

رباعی

○

وفا کا نام ہیں لیتے وفا نہیں ملتی۔
برہنہ سر ہیں ہزاروں ردا نہیں ملتی۔

خضر کے جام سے اب بھی صدا یہ آتی ہے
بغیر خود کو مٹائے بقا نہیں — ملتی

○

قطعہ

○

اگر ہے عشق و محبت کی راہ پر چلنا
تو نذر جان کی جانم گزار لو پہلے

خضر چلے ہو اگر کوئے دلربا کیطرف
ہوس کا بھوت تو سر سے اتار لو پہلے

○

Marfat.com

قطعہ

ڈرا نہ مجھ کو سلاسل سے قیدِ زنداں سے
کہاں میں جاؤں گا جاناں اسیر ہوں تیرا

سوال غیر کے دَر پر نہ میں کروں کیسے
گدا ہوں تیرا، ازل سے فقیر ہوں تیرا

قطعہ

تمہاری زُلف و نظر کو خیال میں لا کر
دیارِ شوق سے ہم جھُوم جھُوم کر گزرے

خضرؔ گلی سے تمہاری فقیر ہم ــ جیسے
نقوشِ پا کو ترے چُوم چُوم کر گزرے

رُباعی

موسمِ مَست میں میرے دِل نے کہا آج لکھو خضرؔ ایک طرفہ غزل
مَیں نے جنبش ہی دی تھی قلم کو ابھی، آگیا سامنے وُہ سراپا غزل

ابر آلود موسم میں زُلفیں تری بالمقابل گھٹا کے گھٹا آگئی
مُقتضی اُسکے شاید کہ حالات تھے جو غزل پر میں کہتا گیا تھا غزل

رُباعی

نور کس کا ہے جلوہ فگن ہر جگہ، کون جانے کہ حُسنِ اَزل کون ہے؟
کِس نے سارے جہانوں کو چمکا دیا، دیکھ کر کِس کو جاتا مچل کون ہے؟

کون کھولے زباں، جانتا کون ہے، پرتوِ حُسنِ حق کِس جگہ کون ہے؟
ہے خضرؔ کون جلوہ نما سامنے، کون جانے، سراپا غزل کون ہے؟

Marfat.com

غزل

جہاں سے ظُلم کی وحشت مٹا کے دَم لیں گے
چمن کو پیار کی جنّت بنا کے دَم لیں گے

اَدب کے رُخ پہ سجائیں گے پھُول لفظوں کے
غزل کی مانگ میں تارے سجا کے دَم لیں گے

عَلَم اُٹھایا ہے انصاف کا — محبّت کا
جفا و قہر کے قلعے گرا کے دَم لیں گے

رقم کریں گے فسانہ نیا — محبّت کا
نقُوشِ ظلم کے سارے مٹا کے دَم لیں گے

خضرؔ نصاب مرتّب کریں گے اُلفت کے
نظامِ جبر کے ٹکڑے اُڑا کے دَم لیں گے

○

Marfat.com

غزل

ہمیں تو در سے وفا ملا ہے، ہمیشہ ہم تو وفا کریں گے
وفا کریں گے جفا کے بدلے ستم کے بدلے دُعا کرینگے

تیری جفاؤں کا یہ تسلسل، وفا ہماری نکھارتا ہے
تری جفا کا ترے سِتم کا، کریں تو کیسے گِلہ کریں گے

وفا ہے وُہ پیڑ دُھوپ میں جو، جُھلس کے اَوروں کو چھاؤں دیتا
وفا کے بندے ہیں دُھوپ جھیلیں گے، جگ پہ سایہ سَدا کرینگے

نہیں ہے خوف و خطر سِتم سے، کریں گے ہم تو وفا قلم سے
وفا کا پرچم بُلند و بالا، سَدا بنامِ خُدا کریں گے

یہی تمنّا ہے خضرؔ دِل کی، ہو عام جنسِ وفا جہاں میں
وفا کی راہیں سجانے والے، خُدا کی حاصل رضا کرینگے

Marfat.com

غــزل

سراپا روشنی اہلِ وفا ہیں
فرازِ زندگی اہلِ وفا ہیں

وفاؤں کا اُجالا ہے جہاں میں
مٹاتے تیرگی اہلِ وفا ہیں

وفا ہی سے مہکتا ہے زمانہ
چمن کی تازگی اہلِ وفا ہیں

وفا ہی پاسباں ہے سرحدوں کی
وطن کی دلکشی اہلِ وفا ہیں

وفا ایمان بھی، ایقان بھی ہے
ابُوبکرؓ و علیؑ، اہلِ وفا ہیں

وفا جھومرِ زمینِ کربلا کا
خضر کی رہبری اہلِ وفا ہیں

Marfat.com

غزل

○

ظُلم بھی ظلُمات بھی ہیں بے وفا
اندھی کالی رات بھی ہیں بے وفا

بے وفائی زہر بھی ہے قہر بھی
حاصلِ آفات بھی ہیں بے وفا

بے وفائی موت ہے ایمان کی
کُفر کے اثرات بھی ہیں بے وفا

بے وفائی اہلِ کُوفہ کی اَدا
شام کی سوغات بھی ہیں بیوفا

Marfat.com

بے وفائی دین سے اعراض ہے
سب مُنات و لات بھی ہیں بے وفا

بیچ دیتے ہیں شہیدوں کا — لہُو
دُشمنوں کی گھات بھی ہیں بے وفا

ہے غلامی بے وفائی کا ثمر
قاتلِ سادات بھی ہیں بے وفا

بے وفا ہیں دُور خضرِ راہ سے
رہزنوں کے ساتھ بھی ہیں سب بے وفا

Marfat.com

غزل

کُوئے جاناں میں لگانا اب تو بستر چاہیئے
سامنے آنکھوں کے اُنکا رُوئے انور چاہیئے

شہرِ خُوباں میں چلے ہو جان و دل کرنے نثار
عاشقِ جاناں! ہتھیلی پر رکھا سر چاہیئے

رنج و غم، سوز و اَلم، بے چارگی کا ساتھ ہے
اب پڑے رہنا ہے بہتر اُن کے دَر پر چاہیئے

بے ضمیروں کی نمائش جا بجا ہونے لگی
جو جلا دے مُردہ دل اِک ایسی ٹھوکر چاہیئے

ایک قطرہ پی کے اَب تک ہوش میں آئے نہیں
جو یہ کہتے تھے ہمیں پورا سمندر چاہیئے

اِک پیامِ جانفزا ہے اُن کے آنے کی خبر
کچھ تو اب تجھ کو سنبھلنا قلبِ مُضطر چاہیئے

راہِ اُلفت میں خضر ہیں مشکلیں ہی مشکلیں
عاشقِ صادق کوئی ہو، اپنا رہبر چاہیئے

پنجابی

حصّہ

حمد و نعت

○

میرے مالکا

○

مرے مالکا تیریاں رحمتاں نے، جس حال وچ رکھیں میں رہی جاناں
دنے راتیں خموشی دے نال یارب، دُکھاں غماں دی مار نوں سہی جاناں

ایہہ وی خضرؔ فقیر تے ہے بیشک، تیرا بڑا ہی کرم خُدا وندا
افراتفری دے ایس ماحول اندر، نعت تیرے حبیبؐ دی کہی جاناں

○

Marfat.com

نعتؐ

○

میرے محبُوب دیاں دُھمّاں دُھمیاں دو جہان اندر
ہے اس دے نام دا چرچا زمین و آسمان اندر

چمک منگ کے جہدے توُں تارے چن سُورج چمک گئے نے
ہے اُسدے حُسن دا ای تذکرہ کون و مکان ـــ اندر

سمندر موجزن رہندا فصاحت دا بلاغت دا
اُہدی تقریر دے اندر، اُہدے حسن بیان ـــ اندر

خضرؑ ہندے نے ہر ویلے، بصیرت دی نظر ولے
اُہدے جلوے تے نظارے مکان و لامکان ـــ اندر

○

Marfat.com

نعت

کدی مینوں روضہ دکھانا نبیؐ جی
کدی پاک دَر تے بُلانا نبیؐ جی

تیرے شہرِ اقدس توں قربان جاواں
جو ہے رحمتاں دا خزانہ نبیؐ جی

تیرے دَر دی عظمت تے شوکت دے اُتوں
ہے قربان سارا زمانہ نبیؐ جی

خُدا جے دکھا دیوے مینوں مدینہ
بنے مغفرت دا بہانہ نبیؐ جی

کراں ایہہ دُعاواں سدا تیرے دَر تے
رہوے میرا آنا تے جانا نبیؐ جی

Marfat.com

بنایا اے مختار ربّ نے تسانوں
غریباں دی بگڑی بنانا نبیؐ جی

تیری نعت دا، تیری مدحت دا رہندا
خضر دے لباں تے ترانہ نبیؐ جی

○

رُباعی

○

ایہو راز ہے میریاں عظمتاں دا، میں درویشاں دے قدماں وچہ بہہ لینداں
لاگے آون نئیں دُنیا دا غم دیندا، غم یار تائیں ہس کے سہہ لینداں

اوہو گھڑی سُلکھنی عمر دی اے، جس وچ دکھ زمانے توں رہ لینداں
خضر جدوں وی طبع وچہ جوش آوے، شعر شانِ محمدؐ وچ کہہ لینداں

○

Marfat.com

نعت

سرکارؐ دے روضے دا منظر
سُبحان اللہ، سُبحان اللہ
سرکارؐ نے اللہ دا مظہر
سُبحان اللہ، سُبحان اللہ

وَالشّمس جمال انوکھا اے
وَالفجر جبین نرالی اے
رُخ اُتوں صدقے نورِ قمر
سُبحان اللہ، سُبحان اللہ

انوار دیاں برساتاں نے
دن وَرگیاں اوتھے راتاں نے
ہے شہر مدینہ نُور نگر
سُبحان اللہ، سُبحان اللہ

چن، سُورج، تارے شرماندے
تک نورُی مکھڑا سوہنے دا
سب جگ توں سوہنا ایں دلبر
سُبحان اللہ، سُبحان اللہ

سوہنے دی سوہنی صورت نوں
قرآن دی سُورت کہندے نے
وچ نور دے ڈھلیا اے پیکر
سُبحان اللہ، سُبحان اللہ

دستار مُبارک سوہنے دی
ہے تاج زمانے سارے دا
کونین دا مرکز تے محور
سُبحان اللہ سُبحان اللہ

محفل وچ نعت محمدؐ دی
جس ویلے خضرؔ سُناندا اے
سب کہندے نے پھر جن و بشر
سُبحان اللہ، سُبحان اللہ

پنجابی

حصّہ

غزل

رُباعی

میرے قلب تے جگر نوں وِنھیاں اے، تیری نظر نے سوہنیاں تیر بن کے
اکھاں وِچ ویرانیاں چھا گئیاں، بیٹھا حیرتؔ دی ہاں تصویر بن کے

جیہڑا رکھداسی سدا دماغ اُچا، نالے رہنداسی فخر دینال تنیاں
اوہو خضرؔ اج تیریاں وِچ گلیاں، پھرداپیا اے تیرا فقیر بن کے

Marfat.com

غزل

○

جو میری جان توں وَدھ کے ہے پیارا
اُہدا ہر ظلم ہے مینوں ــــ گوارا
بڑا اوکھا اے اِس منزل دا رستہ
تو جدّھر جا رہیا ایں ــ شہسوارا
میں ٹُکرے لگ کے اکھّاں میٹ لیناں
جدُوں چاہواں اُہدا کرنا نظارا
نفع خورے کیویں آہندے نے ــ لوکی
جدوں کہ عشق ہے ڈاھڈا ــ خسارا
ہے ہلدی داد جنہوں ہر ــ جفا تے
سدا اُچّا رہوے اُہدا ــ ستارا
زمانے نے لتاڑے تاجاں والے
خضر کی اے بھلا ایتھے ــ وچارا

○

Marfat.com

غزل

سارے علم تے وعظ بھلا بیٹھاں، اکھ جدوں دی تیرے نال لڑی ہوئی اے
میرے سوہنیاں سوچ وچار میری، اوسے دن دی وخت نوں پھڑی ہوئی اے

میرے ساقیا تیرے تک نہ پہنچنے لئی، رستہ کیہڑا اے دس دے واسطہ ای
تیرے دید دے جام دی طلب اندر، لائی میریاں اکھاں نے جھڑی ہوئی اے

تیری ٹور منٹھار نوں ویکھ کے تے، ٹرنا شوخ غزالاں نے سکھیا اے
تیری زلف نوں چُم کے اجے تیکر، مستی بادِ نسیم نوں چڑھی ہوئی اے

مینوں پتہ اے منزلاں اوکھیاں نے باوجود اس دے نا اُمیدی نئیں
تیرے تیک دی جادیگا سیک اِسدا، اک اک ہاہ میری اینی سڑی ہوئی اے

تیرے نیناں دی کڑی کمان وچوں، چھُٹے تیر تے جیہڑے سر پر گئے نے
تیری زلف دے پیچ در پیچ اندر، جان خضرؔ غریب دی اڑی ہوئی اے

○

غزل

ہنیری رات وچ پلکاں تے تارے سَون نئیں دیندے
صُبح ویلے گلستاں دے نظارے سَون نئیں دیندے

اُوہدی زلفاں دے پیچاں نے میرا دل کر لیا قیدی
تے اُتوں مَست نیناں دے اشارے سَون نئیں دیندے

مَیں سینے نال لا کے یاد اوہدی جاگ دا رہناں
تے اودھر تیز تر اشکاں دے دَھارے سَون نئیں دیندے

بُھلا کے یاد اوہدی میں کدے جے سَون لگدا ہاں
تے مینوں اُوسدے وَعدے تے لارے سَون نئیں دیندے

کدی بُنھ صبر دا لا کے تے اکھاں بند کردا ہاں
تے پلکاں دے کئی ٹُٹے کنارے سَون نئیں دیندے

جدوں وی چَین دی نیندر ایہہ دُنیا سَون لگدی اے
خضر وَرگے کئی دُکھّاں دے مارے سَون نئیں دیندے

Marfat.com

غزل

نہ گَل کردا کدی گَل لان دی اے
اُہدی عادت نزیکھاں پرتان دی اے

جہدا آغاز اہدے نام توں ۔ ایں
غزل پہلی میرے دیوان دی اے

جیہڑا اک وار جا کے مُڑ نہ ۔ آیا
اُڈیک اکھاں نوں اُس مہمان دی اے

توں منگ اک وار سو سو وار واراں
کدوں پروا اسانوں جان دی اے

پُرانی واقفیت دی ۔ بنائے
خضر نوں ہر مصیبت جان دی اے

Marfat.com

غزل

یاد سجن نوں کردیاں، کردیاں
ملی حیاتی مَردیاں، مَردیاں

غم دا لبھ علاج لیا اے
ہاواں ہوکے بھردیاں بھردیاں

ہُن تے دِل وی پتھر ہویا
سَٹ غماں دی جردیاں جردیاں

اِک دن سَبنے لگ جاواں گا
ڈُبدیاں ڈُبدیاں، تردیاں، تردیاں

تپدی دُھپ وِچ دِن لنگیا اے
رات گزاری ٹھردیاں، ٹھردیاں!

Marfat.com

لگ جاندی تقدیر دی ٹھوکر
دل قدماں تے دُھردیاں دُھردیاں

خضرؔ غزل دی راہ ہے ٹریا
جھکدیاں جھکدیاں ڈردیاں ڈردیاں

○

غزل

○

بو ہے کھلدے جدوں عرفان دے نے — عطا ہندے مرے وجدان دے نے
سیاہی سرخ ہے جنہاں تے دِسدی — ایہہ کجھ ورقے میرے دیوان دے نے
زمیناں دے خزانے لبھ نہ سکن — کنارے بھال دے آسمان دے نے
جنہاں دُھپاں میری جھولی چ پائیاں — محلاں وچ اوہ چھاواں مان دے نے
بڑا مشکل ہے دروازے چوں لنگناں — عجب تیور اُہدے دربان دے نے
خضرؔ دے شعر سُن کے یار آکھن
ایہہ موتی معرفت دی کان دے نے

○

Marfat.com

رُباعی

○

میں ایسے واسطے آساں دا دامن پھاڑ سُٹیا اے
جدوں وی آرزُو کیتی اُنہاں نے جھاڑ سُٹیا اے

خضرؔ بچیا رہیاں ہاں مَیں غماں دی اگ دے سیکوں
کسے دیاں ٹھنڈیاں ہاواں نے مینوں ساڑ سُٹیا اے

○

رُباعی

○

زبانی تے کئی واری میرے سجناں توں ہاں کیتی
مگر توں آرزو پوری نری اِک دن وی ناں کیتی

خضرؔ نوں ساڑ دیوے گی ایہہ دُھپ درداں تے دکھاں دی
جے ہُن ناں ایہدے اُتّے آکے توں زُلفاں دی چھاں کیتی

○

Marfat.com

رُباعی

میرے ویہڑے اُداس وِچ پیر دھر کے، سجرے پھُل کھلار کے چلے گئے نے
تاراں چھیڑ کے کیف و سُرور دیاں، میرا شوق اُبھار کے چلے گئے نے

کون سُنے گا خضر دے ہاڑیاں نوں، دسّو دوستو! کراں فریاد کتھے
لا کے جگر نوں اگ وچھوڑیاں دی، مینوں جیوندیاں مار کے چلے گئے نے

○

رُباعی

چلے گئے بے خودی وچ لکھ گیا ساں، رہندے میرا اوہ دل بے چین وچ نے
جیہڑے خواب دے وچ عطا کیتے، جلوے سارے ای نقش اوہ نین وچ نے

ہر اک شے دی اصل اصول اوہو، عین غیر نئیں، عین دی عین وچ نے
اک دوہنہ دی گل تے رہی پاسے، درد سارے ای خضر حسینؑ وچ نے

○

خضرِ ملّت کی دیگر تصانیف

حیاتِ رسولؐ : اس کتاب میں رسولِ خدا کی برزخی زندگی کے متعلق غلط فہمی کا شکار ہونے والوں کے لئے براہین و دلائل کا ایک انمول خزانہ موجود ہے۔

شفاعتِ رسولؐ : اس کتاب میں قرآن و حدیث کی روشنی میں ثابت کیا گیا ہے کہ انبیائے کرام اولیائے عظام بالخصوص سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قیامت کے روز گنہگاروں کی شفاعت فرمائیں گے

خلفائے رسولؐ : رسولِ کریمؐ کے خلفائے کے فضائل و مناقب میں ایک بہترین کتاب ہے، جس میں حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ، حضرت عثمان غنیؓ، حضرت مولا علیؓ، حضرت امام حسن مجتبیٰ، حضرت عمر بن عبدالعزیزؓ کا تذکرہ ہے۔

صفحات : ــــــ ۴۰۰/- ، قیمت : ــــــ ۱۵۰/-

منظوم

پیامِ خضر ــــــــــــ ۵۰/-
جامِ خضر ــــــــــــ ۵۰/-
جامِ حیات ــــــــــــ ۵۰/-
صدائے خضر ــــــــــــ ۵۰/-
اسرارِ خضر ــــــــــــ ۵۰/-

Marfat.com

کتاب آلِ رسولؐ : جلد اوّل ـــــ جلد دوم

اِس کتاب میں ازواجِ رسولؐ۔ بناتِ رسولؐ، مولا علیؑ، امام حسنؓ۔ امام حسینؓ کے فضائل، واقعۂ کربلا مدلل انداز میں۔ یزید لعین کی کارستانیاں، امام زین العابدینؒ، امام محمد باقرؒ، امام جعفر صادقؒ، امام موسیٰ کاظمؒ، امام علی رضاؒ، امام محمد تقیؒ، امام علی نقیؒ، امام حسن عسکریؒ، امام مہدی کے حالات و مناقب اُردو زبان میں اتنی حسین کتاب ابھی تک منصۂ شہود پر نہیں آئی۔

قیمت جلد اوّل : ـــــــــ ۱۸۰/-

قیمت جلد دوم : ـــــــــ ۲۰۰/-

خُطباتِ خضر : سال بھر کے ہر جمعہ شریف کی ایک علیحدہ تقریر خطباء اسلام کے لئے ایک انمول تحفہ۔ دُوسری کتابوں کے انداز سے ذرا ہٹ کر لکھی گئی ہے۔

تفسیر انوار البیان : یہ پورے قرآن مجید کی تفسیر ہوگی، زیرِ تحریر ہے۔ اُردو میں لکھی ہوئی دیگر تفاسیر سے علیحدہ رنگ میں (انشاءاللہ)

اُرمغانِ خضر : (زیرِ طبع) مختلف موضوعات پر مختلف بحروں میں اُردو، پنجابی رُباعیات قیمت : ـــــ ۱۰۰/-

Marfat.com

کتاب آلِ رسُولؐ : جلد اوّل ـــــــ جلد دوم

اِس کتاب میں ازواجِ رسُولؐ۔ بناتِ رسُولؐ۔ مولا علیؑ، امام حسنؓ۔ امام حسینؓ کے فضائل، واقعۂ کربلا مدلل انداز میں۔ یزید لعین کی کارستانیاں، امام زین العابدینؑ، امام محمد باقرؑ، امام جعفر صادقؑ، امام موسیٰ کاظمؑ، امام علی رضا، امام محمد تقی، امام علی نقی، امام حسن عسکری، امام مہدی کے حالات و مناقب اُردو زبان میں اتنی حسین کتاب ابھی تک منصۂ شہود پر نہیں آئی۔

قیمت جلد اوّل : ـــــــ ۱۸۰/-

قیمت جلد دوم : ـــــــ ۲۰۰/-

خطباتِ خضر : سال بھر کے ہر جمعہ شریف کی ایک علیحدہ تقریر خطبا ءِ اسلام کے لئے ایک انمول تحفہ۔ دُوسری کتابوں کے انداز سے ذرا ہٹ کر لکھی گئی ہے۔

تفسیر انوار البیان : یہ پورے قرآن مجید کی تفسیر ہوگی، زیرِ تحریر ہے۔ اُردو میں لکھی ہوئی دیگر تفاسیر سے علیحدہ رنگ میں (انشاءاللہ)

اَرمُغانِ خضر (زیرِ طبع) : مختلف موضوعات پر مختلف بحروں میں اُردو، پنجابی رباعیات۔ قیمت : ـــــــ ۱۰۰/-

Marfat.com